یہ مطلب ہے کہ خودکشی کر کے بطن الارض کی راہ لے لی جائے بلکہ منشاء نبوت یہ ہے کہ ایسے حالات میں مقدور بھر جدوجہد کی جائے حتیٰ کہ فتح مندی و نیک نامی اور شرافت و عزیمت کا بلند مقام حاصل کر لیا جائے ورنہ مقابلہ کرتے کرتے اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی جائے کہ اس دور میں کسی خوش نصیب کو ایسی دولت مل جائے تو بڑا غنیمت ہے ؎

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

بلوچستان اسمبلی کا قتل، جمہوریت آمریت کی راہ پر!

جمہوریت کے قیام اور نئی حکومت کے استحکام کی خشتِ اوّل میں ارباب اقتدار نے بلوچستان کے عوام کے فیصلے کو ایک سازش سے ٹھکرا دینے کا اہانت آمیز اقدام کرتے ہوئے بلوچستان اسمبلی کو توڑ دیا جمہوری روایات کے اعتبار سے یہ سانحہ حد درجہ نامناسب اور المناک حادثہ ہے اور پھر اس لحاظ سے تو حد درجہ گھٹیا، سوقیانہ اور قابل ہزار مذمت ہے کہ وہاں پر علماء کی ایک مؤثر قوت موجود تھی اور اچھے اور دینی ماحول اور اسلامی انقلاب کے اثرات متوقع تھے جو کام باپ نے بلوچستان میں حصولِ اقتدار کے ۱۳ ماہ بعد کیا تھا وہ بیٹی نے ۱۳ دن میں انجام دے ڈالا — دنیا اس پر ہزار حیرت و استعجاب کا اظہار کرے ہمارے نزدیک یہ کوئی غیر متوقع امر نہیں تھا پیپلز پارٹی، اپنی ہیئت، اصل مزاج، اور اپنے عمل و کردار کے لحاظ سے موروثی قیادت، آمریت اور فسطائیت کی روایات اور نامزدگی کے اصولوں پر چلنے والی ایک غیر جمہوری جماعت ہے جسے جمہوریت کی امید کی کرن ہرگز نہیں قرار دیا جا سکتا۔ برسرِ اقتدار آنے کی صلاحیت اور جمہوریت قائم رکھنے کی اہلیت دو مختلف چیزیں ہیں جنہیں آپس میں گڈمڈ نہیں کیا جانا چاہئے۔ ہم نے پہلے سے کہہ دیا تھا کہ یہ پارٹی برسرِ اقتدار آئے گی تو جمہوریت نہیں فسطائیت لائے گی چنانچہ عملاً برسرِ اقتدار آتے ہی بلوچستان اسمبلی توڑ کر جمہوریت کا ستیاناس کر کے ترسیدگانِ جمہوریت کو بری طرح مایوس کر دیا۔

کاروانِ علماءِ حق، وارثانِ علوم نبوت اور قافلہ شاہ ولی اللہؒ کے کارکن اور حضرت شیخ الہندؒ کے مشن کے علمبردار قائد شریعت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی رہنمائی اور سرپرستی میں مسلسل یہی جنگ لڑتے رہے کہ لادین قوتوں سے اتحاد اور پیپلز پارٹی کے ساتھ رفاقت میں مسلمانوں کے مسلسل جدوجہد اور قربانیوں کے نتیجہ میں بحالیٔ جمہوریت یا انقلاب کے نقد ثمرات دینی قوتوں کی جھولی میں آنے کے بجائے پیپلز پارٹی اور بقول مولانا سمیع الحق ایک "مؤنث جمہوریت" کی جھولی میں گر جائیں گے — ہم نے گذشتہ دور میں دیکھا اور اب بھی سب دیکھ رہے ہیں کہ پاکستان کی تمام تر سیاسی پارٹیاں، سیاست برائے سیاست میں الجھی ہوئی ہیں ان کی ساری سیاست خالصۃً

سیاست والوں کے اپنے مسائل، ذاتی مفادات، جاہ و منصب اور مقاصد تک محدود ہوتی ہے ع یہاں سب اپنے اپنے پیرہن کی بات کرتے ہیں۔ چنانچہ قائد شریعت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق اور مولانا سمیع الحق نے اول روز سے واضح طور پر پوری قوم کے سامنے اپنے اس موقف کا اظہار کر دیا تھا کہ ”مارشل لاء کے بعد پیپلز پارٹی کا اصل مسئلہ خود کو ایک عظیم سیاسی قوت کے طور پر از سر نو زندہ کرنا، اپنے گھناؤنے ماضی، اپنے بدترین نظریات، پارٹی منشور سے انحراف، بنیادی حقوق کی تاراجی، عدلیہ کی بے اختیاری، طلبہ پر مظالم، سیاسی کارکنوں پر تشدد، مزدوروں اور مظلوموں کے سینوں کو گولیوں سے چھلنی کرنے، اخبارات پر پابندیاں، علماء کی توہین، مساجد کی بے حرمتی، دینی مدارس میں شراب کی بوتلیں انڈلوانے، دینی اقدار اور اسلامی تعلیمات سے استہزاء، بے پردگی اور فحاشی کے فروغ اور اس نوع کے سنگین جرائم کو عوام کے ذہنوں سے محو کرنے، فسطائیت اور آمریت کے مکروہ چہرے پر جمہوریت پسندی کا روغن چڑھانے اور سب کو پیچھے دھکیل کر یا اپنا معاون اور وکیل صفائی بنا کر حزب اختلاف کی واحد جماعت کے طور پر خود کو ابھارنا تھا۔ جب لادین مغربی جمہوریت کے چیمپین سیاستدان اور ان کے رفقاء یہ کارنامہ انجام دے چکے تو حصول اقتدار کی تکمیل آرزو کے قریب ترین امکانی مرحلے میں پیپلز پارٹی نے سب کو استعمال شدہ کارتوس کے خول کی طرح دور پھینک دیا۔ اور اب بلوچستان اسمبلی میں ایک بھرپور علمی اور دینی قوت کو تاراج کرنے سے اس کا اصل چہرہ مزید نکھر کر بے نقاب ہو گیا ہے اور آج حرف بہ حرف ہمارے درست موقف کی تصدیق ہو گئی ہے۔

★ ساڑھے سات سال تک لادین قوتوں کے اتحاد کی تشکیل اور تحلیل کے مختلف مراحل اور اب بلوچستان میں جمہوریت کے قتل سے جو بنیادی حقیقت ابھر کر سامنے آئی ہے اس سے لادینیت کے اتحاد میں مرکزی کردار ادا کرنے والے سیاستدانوں کی بصیرت و بصارت، سوجھ بوجھ، اور ان کی فکر و فراست کا معیار و مقام اور پیپلز پارٹی کی اصل شناخت بھی بحال ہو گئی ہے اپنے دور اقتدار سمیت گذشتہ گیارہ سال سے اس نے اپنی فسطائیت آمریت اور تخریب کاری کے مکروہ چہرہ پر جمہوریت پسندی کی جو خوشنما اور فریب کارانہ نقاب چڑھا رکھی تھی بلوچستان اسمبلی توڑنے سے وہ نقاب بھی اتر گئی —— تحریک بحالئ جمہوریت کے پُر فریب نام سے تحریک بحالئ آمریت کی جو مہم چلائی جا رہی تھی اس کے حقیقی محرکات اب ان تمام سیاستدانوں پر بھی منکشف ہو رہے ہیں جو دانستہ یا نادانستہ طور پر اس کے غلبہ و فروغ کا زینہ بن چکے تھے۔ اور جیسے ہم مسلسل الحق کے ادارتی صفحات میں اور ملکی سیاست کے پلیٹ فارم سے ببانگ دہل ظاہر کرتے آئے ہیں۔ وہ تمام دانشور جنہوں نے پیپلز پارٹی کو وفاق کے تحفظ کی آخری امید اور بقائے جمہوریت کی واحد علامت باور کرانے کی مساعی مشکور فرمائی تھیں اب بے چارے پینترے بدلنے میں مصروف ہیں۔

اہلِ علم وارباب بصیرت تو روزِ اول سے دو اور دو چار کی طرح اس حقیقت کو سمجھ پائے تھے اور مسلسل سمجھاتے چلے آئے تھے کہ ماسکو کے ملحدوں، اسرائیل اور یہودیوں اور بھارت کے ہندوؤں کی مشترکہ میراث اور ان کی امیدوں کے مراکز سے قوم وملّت بالخصوص دینی اور مذہبی خیر خواہی کی توقع نجاست کے مزبلہ پر عطر کی خوشبو تلاش کرنا ہے اور یہ حقیقت کسی بڑی مقدار عقل کے بغیر بھی واضح ہو جاتی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ پیپلز پارٹی کی فسطائیت کو جمہوریت کا لبادہ اوڑھانے، اسے وفاق کے تحفظ کی آخری امید باور کرانے اور عوام کے آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوششوں میں جو سیاسی رہنما عمداً، سہواً یا قلتِ علم وشعور کی وجہ سے عوام کو گمراہ کر رہے تھے اور مبتلائے گناہ تھے اب ان سب کی آنکھیں بھی کھل گئی ہیں اور خدا کرے کہ آئندہ بھی کھلی رہیں۔

اب بھی موجودہ حالات میں ہمارا ٹھوس مؤقف یہی ہے کہ پیپلز پارٹی حزبِ اختلاف کو باہم ناچاکی، اختلافات اور انتشار میں ڈال کر سب کو تنکا تنکا کر کے ون پارٹی آمریت قائم کرے گی۔ اور اس طرح سوشلزم دہریت، لادینیت، مرزائیت اور شیعیت کے غلبہ اور ترویج کا ذریعہ بنے گی۔

نیز اپنے مخصوص مزاج کے پیشِ نظر سودا بازی کر کے آٹھویں ترمیم کے مکمل خاتمے کی صورت میں بعض اہم اصلاحات مثلاً قراردادِ مقاصد کی مؤثر حیثیت، شرعی عدالتیں، نفاذِ شریعت آرڈی ننس، امتناعِ قادیانیت آرڈیننس، حدود آرڈی ننس، سودی نظام کے خاتمے کے بعض اقدامات ارکانِ اسمبلی کے لئے شرائط واہلیت، صدر اور وزیر اعظم کے درمیان اختیارات کے توازن کی تنسیخ کا بدترین اقدام کر گذرنے میں کوئی باک نہیں محسوس کرے گی۔ لہذا حزبِ اختلاف کے تمام رہنماؤں سے ہماری یہی گذارش ہے کہ خدارا! حزبِ اختلاف میں رہ کر مضبوط مؤقف اور ناقابلِ شکست وحدت کا مظاہرہ کیجئے۔ مداہنت سیاسی اور گروہی تعصب، ذاتی مفادات اور مقاصد کو بالائے طاق رکھ کر قومی، ملی اور ملکی سطح کے عظیم کارہائے نمایاں انجام دیجئے۔ کہ ملکی سلامتی، قومی یکجہتی اور آپ کی رہنمائی وقیادت کے بھی یہی تقاضے ہیں اور مومن کی تو شان بھی یہی ہے کہ وہ ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جا سکتا ہے

وہی ہے صاحبِ امروز جس نے اپنی ہمت سے
زمانے کے سمندر سے نکالا گوہرِ فردا

جمہوری حکومت کا پہلا تحفہ، سزا یافتہ مجرموں، عالمی ڈاکوؤں اور قاتلوں کی جان بخشی

لادین مغربی جمہوریت درحقیقت فسطائیت اور ون پارٹی آمریت کا سب سے پہلا تحفہ اور قوم کے لئے اصلاحی اور بہترین معاشرتی سوغات بین الاقوامی سطح کے بدنام مجرموں، کراچی سے پان ایم کا طیارہ اغوا کرنے والے پانچ فلسطینیوں